

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری ایچ ۔ اے وائٹل صاحب ایمپرس روڈ ۔ لاہور } مینجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینجر صاحب نورافشاں ہونا چاہیے تمام مضامین واشتہارات وغیرہ براہ مہربانی کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے دفتر نورافشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں ✦

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۹	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء	جلد ۵۵

بہادر صلیب بردار

منجی عالم میں اب تیری اُٹھاتا ہوں صلیب
بس یہی عزت ہے میری اس میں رسوائی نہیں

قیصر ڈایوکلیشن کے ظلم عام کے وقت تھراس کے دارالسلطنت ہراکلیہ میں بشپ فلپ باوجودیکہ چاروں طرف ایذارسانی کا بازار گرم تھا بڑے اطمینان کے ساتھ مطمئن ہو کر اپنی منصبی خدمت کو انجام دیتا رہا۔ کئی دوستوں نے بار بار اُسے صلاح دی کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے ان آفتوں کے دنوں میں شہر کو چھوڑ دے۔ مگر اُس بزرگ نے ایسا کرنے سے قطعی انکار کیا۔ اور بدستور وہاں کے کلیسیا میں درس و تدریس کا کام کرتا اور مومنوں کو تقویت دیتا رہا۔ ۳۰۳ء میں ایک دن جبکہ بزرگ فلپ اپنی کلیسیا کے لوگوں کو صبر و توکل پر وعظ کر رہا تھا تو اچانک ایک سپاہی نے مجسٹریٹ باسس کے حکم سے عبادت خانہ میں داخل ہو کر سب کو وہاں سے نکال دیا اور پھر عبادت خانے کے دروازے بند کرکے اُن پر مہر لگا دی اور واپس چلا گیا۔ بشپ اور جماعت کے لئے اگرچہ عبادت خانے کے اندر جانا ناممکن تھا۔ مگر انہوں نے اُس مقام کو نہ چھوڑا اور پھاٹک پر ٹھہر کر بزرگ فلپ اپنی جماعت کو ایمان میں ثابت قدم رہنے کے لئے بڑی محبت اور دلسوزی سے نصیحت کرتا رہا جب مجسٹریٹ کو یہ معلوم ہوا تو فوراً وہاں پہنچ کر اُن کو گرفتار کرایا اور یہ معلوم کرنا چاہا کہ ان کا سردار کون ہے؟ بزرگ فلپ نے جواب دیا کہ "میں ہوں" مجسٹریٹ نے کہا کیا تو ہمارے قیصر کے فرمان سے جس میں یہ لکھا ہے کہ مسیحی لوگ کسی جگہ میں اکٹھے ہونے نہ پائیں بلکہ دیوتاؤں کو قربانی چڑھائیں ورنہ جان سے مارے جائیں ناواقف ہے" پھر حکم دیا کہ "اپنے مذہب کی کتب حوالہ کرو۔ ورنہ تم سب کو سخت سے سخت اذیت برداشت کرنی ہوگی" بزرگ فلپ نے جواب دیا کہ "میں اپنے اس جسم کے واسطے جو بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہے۔ ہر قسم کی تکلیف جو مجھ کو دی جائے برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ مگر اپنی کتب مقدسہ تمہارے حوالے ہرگز نہ کرونگا" باسس نے اس جواب سے برافروختہ ہو کر وہاں پر ایذا دینے والوں کو بلایا اور اُسکو سخت دیرپا تکلیف دلوائی۔

ہرمیس نے (جو بشپ کا مددگار تھا) اپنے بشپ کی ان تکلیفات کو دیکھ کر مجسٹریٹ سے کہا کہ "اگر تمام پاک کتب تیرے قبضہ میں بھی آجائیں تب بھی مومن دوسرے لوگوں کو اپنے منجی کی تعلیم دینے اور اُس کی پرستش کرنے میں غفلت نہ کرینگے اور نہ اُس سے گمراہ ہونگے"۔ اس بات پر ہرمیس کو مجسٹریٹ نے سخت تازیانے لگوائے اور پھر حکم دیا کہ ان کی کتب مقدسہ عبادت خانہ سے نکال کر جلائی جائیں اور سپاہی فلپ کو بمعہ دیگر قیدیوں کے مارے جانے کی غرض سے عدالت گاہ میں لے جائیں" بزرگ فلپ نے عدالت میں پہنچ کر اور کتاب مقدس کے جلائے جانے کی خبر پا کر حاضرین سے ابدی آگ کے بارہ میں ایک پُراثر تقریر کی۔ اور اُن کی منت کی کہ وہ باطل پرستی کو چھوڑ کر سچے خدا کی پرستش کریں۔ ورنہ ابدی آگ کے سزاوار ہونگے اتنے میں مجسٹریٹ بھی عدالت میں آپہنچا اور بشپ کو حکم دیا کہ "میرے دیوتاؤں کی تعظیم کرو اور قربانی چڑھاؤ" بشپ نے جواب دیا کہ "میں مسیحی ہو کر کیونکر بے جان بتوں کو قربانی چڑھا سکتا ہوں" باسس نے کہا "کم از کم قیصر کی بُت کے آگے قربانی چڑھاؤ یا اس کے نام کی قسم کھاؤ" اس نے جواب دیا کہ "میرے مذہب کی کتابوں میں بادشاہوں کی عزت کرنا لکھا ہے۔ اور اسی لئے ہم مسیحی اُن کی عزت کرتے ہیں مگر یہ بھی لکھا ہے کہ قربانی صرف خدا کو چڑھائی جائے"۔ پھر باسس نے ہرمیس کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کیا تو بھی دیوتاؤں کو قربانی نہیں چڑھائیگا؟

اُس نے بڑی دلیری سے جواب دیا کہ ہاں میں قربانی نہیں چڑھاؤنگا میں مسیحی ہوں۔ پھر مجسٹریٹ نے کہا کہ اگر تو ضد کریگا تو آگ میں ڈالا جائیگا۔ ہرمیس نے جواب دیا۔ "تو مجھ کو اس آگ کی دھمکی دیتا ہے جو ذرا سی دیر میں بجھ جاتی ہے۔ مگر تو اُس دائمی آگ کے شعلوں سے جس میں کہ تمام بُت پرست و باطل پرست ڈالے جائینگے بالکل بے خبر ہے۔"

باسس بزرگ فلپ اور ہرمیس کا استقلال دیکھکر بہت غصہ ہوا اور حکم دیا کہ ان کو قید خانہ میں لے جائیں۔ جب وہ قید خانہ کو لئے جارہے تھے تو بُت پرستوں نے اُس بزرگ عمر رسیدہ بشپ کو زور کے دھکے دیئے کہ وہ بُری طرح سے گر گیا۔ مگر ذرا بھی چیں بہ جبیں نہ ہوا۔ بلکہ اُٹھکر اپنی راہ لی۔

چند دنوں کے بعد باسس چلا گیا اور اُس کے بعد اُس کا جانشین بسٹینیس جو اُس سے بھی زیادہ ظالم تھا مجسٹریٹ ہو کر ہراکلیہ میں پہنچا۔ سو بزرگ فلپ معہ اپنے ساتھیوں کے اُس کے سامنے حاضر کیا گیا۔ اُس نے اُس سے کہا کہ "اگر تو دیوتاؤں کو قربانی چڑھانے سے انکار کریگا تو اگرچہ تو بہت بڈھا ہے لیکن تجھ کو ایسی اذیتیں دی جائینگی کہ جنکو جوان آدمی بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے۔" بشپ نے جواب دیا کہ تو مجھ کو سخت سے سخت اذیت دے سکتا ہے۔ مگر مجھ کو غیر معبودوں کے آگے قربانی چڑھانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ میں مسیح کی خاطر ہر طرح کی ایذا اُٹھانے کو تیار ہوں۔ ہاں اسکی خاطر

سر کٹانے کی تمنا اب تو میرے دل میں ہو
دیکھنا ہے زور کتنا خنجرِ قاتل میں ہے

اس کے بعد مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ "اُسے پاؤں سے گھسیٹ کر شہر کی گلیوں میں پھرایا جائے۔" چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اُس کا تمام بدن سخت زخمی ہوا۔ پھر بھی موت نے اُسے رہائی نہ دی۔ اور سپاہی اُسے گود میں اُٹھاکر قید میں لے گئے

اس کے بعد مجسٹریٹ نے ہرمیس کو اپنے سامنے بلایا اور اُس کو قربانی چڑھانے کا حکم دیا۔ تاکہ وہ اُن ایذاؤں سے جو اُس کے لئے تیار ہیں بچ جائے مگر اُس نے صاف انکار کیا۔ پھر اُسکو بھی قید خانہ میں بھیجا جہاں یہ غریب سات مہینے تک محبوس رہے پھر مجسٹریٹ خود وہاں پہنچا اور بزرگ فلپ کو اپنے سامنے بُلاکر کہا کہ تیری موت میں اس سبب سے دیر کی گئی کہ تو اپنی ضد سے باز آکر ہمارے معبودوں کی پرستش کرے اور اُن کو قربانی چڑھائے۔" بزرگ فلپ نے جواب دیا کہ "میں تجھ سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں مسیحی ہوں اور ہمیشہ یہ کہتا رہونگا۔ میں بُتوں کے آگے خم نہیں ہو سکتا۔ میری جان اور میرا جسم دونوں خدا کے لئے مخصوص ہیں۔" مجسٹریٹ نے بڑے غصہ سے حکم دیا کہ اس کے اس وقت تک کوڑے لگائے جائیں جبتک کہ ہڈیاں اور آنتیں دکھائی نہ دینے لگیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ مگر ضعیف العمر بشپ نے اُف تک نہ کی بلکہ اس تکلیف کو بھی نہایت ہی صبر سے برداشت کیا۔ یہاں تک بسٹینس کو خود تعجب ہوا۔ پھر اُس نے ہرمیس سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ بوڑھا تو اپنی زندگی سے سیر معلوم ہوتا ہے۔ مگر تجھ کو اپنی زندگی سے ایسا غافل نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے معبودوں کو قربانی چڑھا اور بچ جا۔" ہرمیس نے انکار کیا۔ اس پر مجسٹریٹ نے ان دونوں کے جلائے جانے کا حکم دیا۔ یہ سُنکر ان دونوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور پھر مقتل کی طرف روانہ کئے گئے۔ جہاں پہنچکر وہ جلا دیئے گئے۔ اور اُن کے باقی ساتھیوں کو بھی مختلف عذابوں سے قتل کیا۔ اُن میں سے ہر ایک اُس وقت گویا زبانِ حال سے کہہ رہا تھا ؎

تیرے قدموں پر جو نکلیگا مرادم عیسےٰ
زندگی بھر کی نکل جائیگی حسرت میری } صادق

ہند کے مسیحی فرزندو! آؤ کہ ہم ان مقدسوں کی تکلیفات پر زیادہ غور کریں۔ اور خداوند سے مدد پاکر سخت سے سخت مصیبت میں بھی اس سے انکاری نہ ہوں ÷

راقم (مسٹر) کے۔ خیر اللہ۔ کلارک آباد

عورت ہی کی نسل سے نجات ہے

ماہ فروری کے اخبار نور افشاں میں مسیحی مذہب کے مخالفوں کی طرف سے یسوع مسیح کی پیدائش پر بحث مباحثہ درج ہوُا اسکو پڑھکر راقم نے مناسب جانا کہ بیان ذیل ناظرین کے اطمینان کے لئے اگر نور افشاں میں طبع کراؤں تو فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ہم مسیحیوں سے جب غیر مسیحی پوچھتے ہیں کہ تم کیوں مسیحی ہو گئے ہو تو ہم جواب دیتے ہیں کہ برائی نجات یعنے برائی گناہوں کی معافی جس کا جاننا دانا ہر فرد بشر کے لئے ضروری ہے ورنہ کسی گنہگار کی نجات نہیں ہوگی۔ اور اس کا بیان مقدس بائبل میں یوں مرقوم ہے۔ دیکھو پیدائش ۳: ۱۵ و گلاتی ۴: ۴ و رومی ۵: ۱۲ و ۱۸ و ۱۹ اور ایوحنا ۲: ۱-۲ آیات و ۳: ۸ اور یسعیاہ ۵۳۔

سند کی آیات میں دو آدمیوں کا ذکر ہے۔ اول آدم کا جو گنہگار ہو گیا جس کے وسیلے سے تمام بنی آدم کو گناہ و موت وراثت میں ملی اور دوسرا آدمی یسوع مسیح ہے جس کے وسیلے سے تمام بنی آدم کو گناہوں کی معافی و نجات وراثت میں ملتی ہے۔

اول آدمی حضرت آدم ہے جو تمام بنی ادم کا باپ ہے تمام دنیا کے لوگ اس کے بیٹے بیٹیاں اور آپس میں بھائی بہن ہیں بقول شخصے کہ بنی آدم اعضای یک دیگرند کہ در آفرینش ز یک جوہرند۔ چنانچہ اعمال ۱۷: ۲۶ میں یوں لکھا ہے کہ "اور خدا نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روی زمین پر بسنے کے لئے پیدا کی اور اُن کی میعادوں اور سکونت کی حدوں کو مقرر کیا (۱) تمام بنی آدم کی زبانوں میں سوا چند باتوں کے ایسی مطابقت ہے کہ بہت سے عالم یوں کہتے ہیں کہ ابتدا میں سب کی زبان ایک ہی تھی۔ (۲) تمام بنی آدم کے ایک ہی جیسے جسم ہیں (۳) سبھوں میں ایک ہی طرح کے حواس جسمانی و عقلی قوا ہیں جن سے سب کی ایک ہی اصلیت معلوم ہوتی ہے (۴) تمام بنی آدم میں آدم کے گناہ



نور افشاں

مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء

لاہور میں فساد

۳ مئی سے ۷ مئی تک لاہور میں دہشتناک ہندو مسلم فساد ہُوا۔ واقعات یہ بیان کئے گئے ہیں کہ ۳ مئی کا روز سیواجی کی برسی منانے کا تھا۔ اسی روز سورت میں بھی ہندو مسلمانوں میں سخت فساد ہو گیا۔ اس روز کی شب کو سکھوں کے ایک گروہ نے اچانک مسلمانوں پر کرپانوں سے حملہ کر کے تین مسلمانوں کو قتل کر دیا اور چند ایک کو سخت زخمی کیا۔ پولیس نے اطلاع پاکر موقع واردات پر پہنچکر مزید کشت وخون کو روک دیا۔ جب مسلمانوں کو اس افسوسناک واقع کی خبر پہنچی تو وہ نہایت صبر وسکون میں رہے۔ انہوں نے اگلے روز اپنے شہید بھائیوں کے کفن ودفن کا انتظام کیا چنانچہ اُن کے جنازے کے جلوس میں ۳۵-۴۰ ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ گویا تمام لاہور شہر کے مسلمان اپنے بال بچوں کو گھروں میں چھوڑ کر جنازے کے ہمراہ گئے۔ شہر اور انارکلی میں گذرتے ہوئے مُسلمان نہایت صبر وسکون میں رہے۔ حتٰی کہ جنازے پر ہندوؤں کی طرف سے ایک دو جگہ خشت باری بھی ہوئی تو بھی تمام مُسلمان بالکل صابر رہے۔ انہوں نے قبرستان میں اپنے بے قصور شہداء کو دفنایا اور شہر کو واپس آئے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ واپسی کے وقت مسلمان ضرور سخت انتقامی کارروائی کرینگے۔ اس لئے سرکار نے بھی حفظ امن کے لئے مکمل کارروائی کر لی تھی۔ مگر مسلمانوں کے جم غفیر نے واپسی کے وقت بھی اپنی بے قراری کا مطلق اظہار نہ کیا امن وسلامتی کے ساتھ انارکلی سے شہر میں چلے گئے اور منتشر ہو گئے لیکن جب یہ مُسلمان منتشر ہو کر اپنے اپنے گھروں کی طرف جا رہے تھے تو اُن کو راستوں میں کچھ ایسے واقعات درپیش آئے جن سے وہ صبر وسکون کھو کر یا تو خود حفاظتی کے خیال سے یا انتقام کے خیال سے سکھوں اور ہندوؤں سے لڑے۔ مگر تمام شہر میں کسی جگہ ہندو مسلمان جتھوں کا مقابلہ نہیں ہُوا۔ نہ بندوق چلی۔ نہ پستول چلی نہ تلوار کی چمک کسی نے دیکھی۔ گو انفرادی طور پر ہر ایک مسلم اور ہر ایک سکھ اور ہندو نے ۳-۶ مئی تک شخصی طور سے باہم لڑائی کی جس کا نتیجہ ۶ مئی صبح کے سات بجے تک میو ہسپتال میں زخمیوں کے شمار حسب ذیل سے معلوم ہو سکتا ہے

تاریخ	مسلمان	سکھ	ہندو	عیسائی
۳ مئی	۳	۔	۔	۔
۴ مئی	۲۶	۱۹	۴۱	۔
۵ مئی	۱۱	۱۶	۳۹	۱
۶ مئی	۱	۳	۱	۔
میزان کل	۴۱	۳۸	۹۱	از زمیندار

۷ مئی کے سی۔ ایم جی گوٹے نے حسب ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔ کل اموات ۱۸ ہوئی ہیں۔ کل جو زخمی ہسپتالوں میں داخل ہوئے ہیں اُن کا شمار ۱۶۲ کا ہے جس میں سے ہندو ۸۸ ہیں۔ سکھ ۳۵ اور مُسلمان ۳۸ اور عیسائی ایک لیکن بندے ماترم لاہور مطبوعہ ۹ مئی ۱۹۲۷ء کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے کہ ۳ مئی سے ۷ مئی تک مقتولین کا شمار ۲۲ تھا جس میں وہ چار مُسلمان بھی شامل ہیں جو ۳ مئی کی شب کو قتل ہوئے تھے۔ ان میں سے ۱۲ ہندو ۴ سکھ اور چھ مُسلمان ہیں۔

۳ مئی سے ۷ مئی تک مجروحین کا شمار

۱۲۴ ہندو۔ ۴۰ سکھ ۵۶ مُسلمان اور ایک عیسائی ہیں ان کی مجموعی تعداد ۲۱۹ ہے۔ ان کے علاوہ یکصد کے قریب اور بھی مجروحین ہیں جو پرائیویٹ طور پر اپنے مکانوں پر علاج کرا رہے ہیں۔ اُن کے نام معلوم کرنے مشکل ہیں ۞ (بندے ماترم)

گورنمنٹ کے انتظام کی خوبی

گورنمنٹ اور پولیس کے حکام بالادست کو جب شہر کے فساد کی پہلی خبر پہنچی۔ تمام شہر میں پولیس کا اور ملٹری کا فوراً انتظام کر دیا دفعہ ۱۴۴ اور مارشل لا کا اعلان ہو گیا۔ خود ہز ایکسیلنسی اور طبق اعلیٰ کے حکام شہر میں تشریف فرما ہو کر ہر ایک محلہ کے ہندو مسلمانو اور سکھوں میں قیام امن کی کوشش میں سرگرم کار ہوئے۔ لاہور کی پولیس نے بھی قیام امن کے لئے قابل تحسین صبر وسکون کے ساتھ خدمات انجام دیں مسلم لیڈروں اور بااثر مسلم ہندو صاحبان نے قیام امن کی کمال کوشش کر دکھائی جس کا نتیجہ فوری ظہور میں آیا کہ لاہور شہر میں جو ہندو مسلم فساد نے ڈروڑی کی آگ کی صورت اختیار کی تھی جو مہینوں تک بجھنے والی نہ تھی تین چار روز کے اندر ایسی بجھا دی گئی کہ گویا یہاں کچھ ہُوا ہی نہ تھا۔

اس پر انتظام کی خوبی اس بات میں ملاحظہ ہو کہ عرصہ فساد میں پولیس اور ملٹری کو آج تک پستول کا فائر تک کرنے کی زحمت اُٹھانا نہیں پڑی۔ اب بفضل خدا لاہور میں امن ہے۔

ہنگامہ لاہور کے متعلق حکومت پنجاب کا اعلان

لاہور ۶ مئی۔ پانچ مئی کے سرکاری بیان میں اس تاریخ کے دوپہر تک کے واقعات درج ہو چکے ہیں۔ بعد کے حالات حسب ذیل ہیں۔

۵ مئی کو بعد دوپہر ۷ اشخاص کی تدفین عمل میں آئی جلوس میں شریک ہونے والوں کی تعداد کچھ زیادہ نہ تھی۔ جلوس کے ساتھ پولیس اور فوج کافی تعداد میں تھی جس کے باعث کوئی بدامنی وقوع پذیر نہیں ہوئی دوپہر کے بعد اکے دُکے اشخاص پر چند ایک حملوں کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ لیکن ۳ بجے شام کے بعد ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ان حملوں میں دو اشخاص ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔ ہر دو مقتول اشخاص ہندو تھے۔ رنگ محل میں قدرے وسیع پیمانہ پر ایک فساد ہو گیا ہے۔ جسے فوج نے بندوق چلائے بغیر فوراً فرو کر دیا۔ ۸ بجے رات سے صبح ۵ بجے تک

گھروں سے باہر نکلنے کی ممانعت کا حکم صادر ہونے کے باعث رات پُرامن طریق سے گذر گئی۔ رات کے وقت گلی کوچوں اور بازاروں میں سناٹے کا عالم تھا۔ کوئی شخص چلتا پھرتا نظر نہ آتا تھا۔ البتہ فوج اور پولیس کے آدمی گشت کے لئے بازاروں میں موجود تھے۔ ۶ مئی کو ۳ بجے شام تک اکے دُکے اشخاص پر حملہ کی واردات کی اطلاع موصول ہوئی۔ تقریباً ½۱۱ بجے صبح ایک سکھ کو شیرانوالہ دروازہ کے نزدیک چھرا بھونک دیا گیا اور سوا ایک بجے بعد دوپہر ایک ہندو کو جنگڑ محلہ میں بہت بُری طرح زخمی کیا گیا۔ دوپہر کے وقت جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے مساجد میں جو لوگ جمع ہوئے تھے نہایت پرامن طریق سے منتشر ہو گئے۔ حکام نے انسداد بدامنی کے لئے پورا انتظام کر رکھا تھا۔ مقتولین کی مجموعی تعداد ۱۸ ہے۔ جن میں سے ۸ ہندو ۶ مسلمان اور ۴ سکھ ہیں۔ مجروحین کی تعداد ۱۰۷ ہے۔ جن میں سے ۵۹ ہندو ۴۴ مسلمان ۱۳ سکھ اور ایک عیسائی ہے۔

یہ افواہ کہ سکھ کثیر تعداد میں قرب وجوار کے علاقہ سے شہر لاہور میں آ رہے ہیں بالکل بے بنیاد ہے ۵ مئی کو ایک مجسٹریٹ نے بھاٹی دروازہ کے باہر سکھوں کے ایک گروہ کو روک دیا۔ اس قسم کا یہی ایک واقعہ ہے جو وقوع پذیر ہوا ہے۔

ایک اور بالکل بے بنیاد افواہ یہ ہے کہ دونوں قوموں کے بدمعاش لوگوں نے عورتوں کی بے عزتی کی ہے اور انہیں زخمی کیا ہے۔ یہ غیر صحیح ہے۔ کسی دیہی ضلع سے کسی بدامنی یا فساد کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ (زمیندار)

امین آباد ایک لکھنؤ کے دوکاندار ان میسرز بدری داس کے خلاف کلکتہ کی تجارتی فرم میسرز بی۔ کے پنت کی طرف سے ایک فوجداری نالش کی گئی ہے کہ ادل اللہ نے ایک ایسا چیک دیکر جس کا روپیہ نہیں مل سکا مدعیان کو فریب دینے کی کوشش کی۔ اس مقدمہ کی سماعت ۲۸ اپریل کو نواب مرتضیٰ حسین صاحب سپیشل مجسٹریٹ کے اجلاس میں ہوئی (عام)

ایماندار کی فریادیں اور خداوند کے جوابات

۱۔ سن اے خداوند اور مجھ پر فضل کر۔ اے خداوند تو میرا مددگار ہو۔ زبور ۳۰: ۱۰۔

جواب۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا تیرا دہنا ہاتھ پکڑ کے تجھے کہتا کہ مت ڈر کہ میں تیری پشتی کرونگا۔ یسعیاہ ۴۱: ۱۳۔

۲۔ اے خداوند مجھ پر شفقت کر کہ میں تنگ حال ہوں زبور ۳۱: ۹۔

جواب۔ مصیبت کے دن مجھ سے فریاد کر۔ میں تجھے مخلصی دونگا۔ زبور ۵۰: ۱۵۔

۳۔ اے خدا اپنی رحم دلی کے مطابق مجھ پر شفقت کر اپنی رحمتوں کی کثرت کے موافق میرے گناہ مٹا دے زبور ۵۱: ۱۔

جواب۔ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو جا متی ۸: ۳۔

۴۔ اے خداوند میرے منہ پر نگہبان بٹھلا زبور ۱۴۱: ۳

جواب۔ پس اب تو جا اور میں تیری بات کے ساتھ ہوں۔ خروج ۴: ۱۲۔

۵۔ اے خداوند مجھ گناہگار پر رحم کر لوقا ۱۸: ۱۳۔

جواب۔ یہ بات سچ ہے اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گناہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا۔ جن میں سب سے بڑا میں ہوں ۱ تمطاؤس ۱: ۱۵

۶۔ میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ اعمال ۱۶: ۳۰۔

جواب۔ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا۔ اعمال ۱۶: ۳۱۔

۷۔ کاشکہ میں جانتا کہ وہ مجھ کو کہاں مل سکتا ہے اسکی مسند تک جاتا۔ ایوب ۲۳: ۳۔

جواب۔ تم مجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے جب اپنے دل سے میرا سراغ لوگے۔ یرمیاہ ۲۹: ۱۳۔

۸۔ دیکھ میں ناچیز ہوں میں تجھے کیا جواب دوں۔ ایوب ۴۰: ۴۔

جواب۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی طرح سفید ہو جائینگے۔ اور ہرچند وہ ارغوانی ہوں پر اون کی طرح اُجلے ہونگے۔ یسعیاہ ۱: ۱۸۔

۹۔ اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر۔ زبور ۵۱: ۱۰۔

جواب۔ اور میں تمہیں ایک نیا دل بخشونگا۔ اور ایک نئی روح تمہارے اندر میں ڈالونگا۔ حزقی ایل ۳۶: ۲۶۔

۱۰۔ میں کراہتے کراہتے تھک گیا۔ زبور ۶: ۶

جواب۔ اپنا بوجھ خداوند پر ڈال کہ وہ تجھے تھامے لیگا۔ زبور ۵۵: ۲۲۔

۱۱۔ مجھ سے روپوش مت ہو اور غصہ سے اپنے بندے کو خارج مت کر۔ زبور ۲۷: ۹۔

جواب۔ میں تجھ سے ہرگز دستبردار نہ ہونگا اور کبھی تجھے نہ چھوڑونگا۔ عبرانی ۱۳: ۵۔

۱۲۔ میری روح اے خدا تیری نہایت پیاسی ہے۔ زبور ۴۲: ۲۔

جواب۔ تیری آنکھیں بادشاہ کا جمال دیکھینگی۔ یسعیاہ ۳۳: ۱۷۔

۱۳۔ میری روح پاسبانوں کی بہ نسبت جو صبح کے منتظر ہوتے خداوند کا زیادہ انتظار کرتی ہے۔ زبور ۱۳۰: ۶

جواب۔ لیکن وہ جو خداوند کا انتظار کرتے ہیں سر نو زور پیدا کرینگے۔ وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اُڑینگے۔ یسعیاہ ۴۰: ۳۱۔

رنگون میں دو اشخاص کی سرگرمیاں

رنگون ۸ مئی۔ پولیس کو دو آدمیوں کی حرکات کا پتہ لگا ہے جو بلاوجہ ہر روز ایک انسان کو قتل کرتے ہیں۔ یہ اشخاص برہمی ہیں جس گاؤں میں جاتے ہیں روز ایک قتل کر کے بھاگ جاتے ہیں۔ اگلے دن ایک عورت پانی بھرنے گئی تو اسے قتل کر دیا جب اس کا لڑکا ماں کی حفاظت کے لئے گیا تو اسے بھی پکڑ لیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ (پرتاپ)

نور افشاں کے لئے عمدہ عمدہ مضامین بھیجئے۔

خفیہ سنیاسی مشن کا راز فاش

جلوے میری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں
مجھ سے بھلا چھپینگے وہ ایسے کہاں کے ہیں

اب سے آٹھ دس سال پیشتر ناظرین نور افشاں کو کسی صاحب نے "بابا بھارتی" کے نام سے مضامین لکھ لکھ کر حیرت میں ڈال رکھا تھا۔ بابا بھارتی جی اخبار میں لکھتے تھے کہ ہندوستان میں مسیح کے خفیہ شاگردوں کی ایک کافی تعداد موجود ہے۔ وہ اپنے تئیں عوام سے چھپائے رکھتے اور خفیہ طور پر مسیح کی سلطنت کی توسیع میں مشغول ہیں۔ اس قسم کی عجیب و غریب داستانیں سن سن کر عوام کی عجب پسند طبائع بیتاب ہو کر چیخ و پکار کرنے لگ گئیں کہ ہم بابا بھارتی کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ کچھ دیر تک تو بابا جی لیت و لعل کرتے رہے مگر جب کثرت انتظار اور از دیاد یاس نے خفیہ سنیاسی مشن کی ہستی کو مشکوک نگاہوں سے دکھانا شروع کیا۔ تو پردہ نشین بڈھا بولنے سے بھی رہ گیا اور سنیاسی جی نے ایسی چپ سادھی کہ آج تک مشنری اور ہندوستانی مسیحی بار بار اسی جستجو میں رہے کہ اس راز کا سراغ لگائیں مگر نہ لگا سکے۔ لیکن اس راز کا پردہ فاش کرنے کے لئے قسام ازل نے ہمیں ہی مقرر کر دیا تھا۔ آخر وہ دن آگیا کہ ہماری تجسس نگاہ نے حقیقت کو بھانپ لیا۔

پنجاب میں خفیہ سنیاسی مشن

ہمارے مکرم و محترم دوست مسٹر الیف۔ نجم الدین صاحب اختر سابق مدیر قاصد ان دنوں ایک تبلیغی رسالہ کا ترجمہ نور افشاں میں شائع کر رہے ہیں اور آپ نے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ خفیہ شاگردی ناممکن ہے اور نہ صرف ناممکن بلکہ نقصان دہ۔ اور یہی بات ہم نے بھی چند روز ہوئے نور افشاں میں بیان کی تھی۔ اب اتفاق سے ایک شخص سائیں سدھا پنجاب میں وارد ہوئے ہیں۔ آپ لاہور، راولپنڈی، پشاور ہو کر اب ملتان کی جانب تشریف لے گئے۔ آپ اپنے تئیں خفیہ سنیاسی مشن کا نمائندہ ظاہر کرتے ہیں ۱۱ ماہ اپریل کو آپ پشاور سے واپسی پر محض حسن اتفاق سے ہمیں لاہور میں مل گئے۔ اور جو گفتگو ہم میں ہوئی اس سے

خفیہ سنیاسی مشن کی قلعی

کھل جاتی ہے۔ ذیل میں ہمارے سوالات اور آپ کے جوابات ہیں۔

ہم۔ کیا آپ خفیہ سنیاسی مشن سے واقف ہیں؟

سنیاسی۔ ہاں۔

ہم۔ یہ مشن کہاں ہے؟

سنیاسی۔ تمام ہندوستان میں۔

ہم۔ کیا پنجاب میں بھی اس مشن کے ممبر ہیں؟

سنیاسی۔ ہاں قریباً ۲۰۰۔

ہم۔ کیا آپ کی مشن میں ہندو مسلمانوں، چماروں، سکھوں وغیرہ تمام باشندگان ہند کو شامل کیا جاتا ہے؟

سنیاسی۔ نہیں اس میں صرف ہندو ہی شامل ہیں

ہم۔ کیا سنیاسی مشن کے شرکا کو عوام مسیحی جانتے ہیں؟

سنیاسی۔ نہیں۔ کیونکہ ہم اپنے تئیں کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔

ہم۔ جب آپ بائبل کا مطالعہ کرتے ہوں اور کوئی دوسرا آدمی آپ کو دیکھ پائے تو کیا آپ پر سختی کی جاتی ہے؟

سنیاسی۔ نہیں۔ ہم صرف خفیہ مل کر دعا کرتے ہیں۔

ہم۔ جب آپ کسی شخص کے پاس اس نیت سے جائیں کہ اس کو مسیحی بنائیں اور وہ آپ کا معتقد ہو تو کیا آپ کا راز فاش ہو جاتا ہے یا نہیں؟

سنیاسی۔ نہیں۔

ہم۔ کیوں؟

سنیاسی۔ اس لئے کہ ہم جسکو مرید بنانا چاہتے ہیں وہ ضرور ہی ہماری بات مان لیتا ہے؟

ہم۔ عالم الغیب تو صرف خدا ہی ہے۔ یہ آپ کو پہلے ہی کس طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص کے پاس جائیں اور وہ ضرور مسیحی ہو جائیگا؟

سنیاسی۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جسکو ہم اپنا مرید بنانا چاہیں اور وہ متفق نہ ہو۔

ہم۔ کیا آپ بازار اور عام مجمعوں میں مسیحی مذہب کی منادی کرتے ہیں؟

سنیاسی۔ نہیں۔ بلکہ خفیہ اور شخصی طور پر۔

ہم۔ جب آپ گرجاؤں میں نہیں جاتے۔ بائبل نہیں پڑھتے۔ اور نہ ہی اپنے تئیں مسیحی ظاہر کرتے ہیں تو پھر مسیحی مذہب کی منادی بائبل میں سے اور مسیح کے نام سے کرتے ہیں یا نہیں؟

سنیاسی۔ ہم مسیحی دین کی منادی بذریعہ ہندو دھرم کے کرتے ہیں۔

ہم۔ تو کیا بائبل کی بجائے ویدوں۔ پرانوں اور اپنشدوں کو پیش کرتے ہیں؟

سنیاسی۔ ہاں۔

ہم۔ کیا متلاشیوں کو یہ کہتے ہیں کہ سوائے بائبل کے سب کتابیں جھوٹی ہیں؟

سنیاسی۔ نہیں۔

ہم۔ تو آپ ویدوں۔ پرانوں اور اپنشدوں کو کیا مانتے ہیں؟

سنیاسی۔ ہم اسے قدیم مشاہیر کی تصانیف مانتے ہیں

ہم۔ کیا آپ ان کتابوں کو خدا کا کلام اور منزہ عن الخطا مانتے ہیں؟

سنیاسی جی خاموش رہے۔

ہم۔ کیا آپ متلاشیوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ صرف مسیح ہی واحد مظہر خدا ہے۔ اور ہندوؤں کے نام نہاد اوتار خدا کے مظہر نہیں؟

سنیاسی جی اس پر بھی کچھ نہ بولے۔

اب کیا ہوا

ایک دوست آگئے اور ہم ان سے معانقہ ہی کرتے تھے کہ پھر کر جو دیکھا تو سنیاسی جی غائب ہو چکے تھے اور پھر ان کی شکل نہ دیکھی۔ بیچارے سنیاسی نے شکر کیا کہ جان چھوٹی۔ مگر ہمارے جی میں حسرت رہ گئی۔ اگر آپ اور دس منٹ تک کافور نہ ہو جاتے تو ابھی جو سوالات باقی تھے اگر ان کا جواب بھی ہو جاتا تو مزہ آجاتا۔ بہر حال جو کچھ ہم سمجھے وہ یہ ہے کہ خفیہ سنیاسی مشن نہ بائبل پڑھتی نہ گرجا میں جاتی

اور نہ مسیح کا نام لیتی ہے۔ بلکہ ویدوں پرانوں اور اپنشدوں کی تلاوت اور ہندو اوتاروں کی تقدیق و پرستش کرتی ہے۔ اور وہ صرف ہندوؤں کو ہی اپنے اس انوکھے غیر مسیحیانہ طرز پر مسیحی بناتے ہیں اور ان کا طریق تبلیغ

مسیحیت بذریعہ ہندو دھرم

ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس طرز زندگی۔ طریق تبلیغ اور نوعیت بشارت اور سوائے اہل ہنود کے مسیحیت سے کسی اور کو واقف نہ کرنے کا مقصد اور نتیجہ کیا ہے کیا اس سے مسیحیت کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کیا اس سے ہندو دھرم کی تصدیق و استحکام تو نہیں ہوتی؟ اس میں اور ہندو آریوں کی شدھی میں کیا فرق ہے۔ کیا مسیحیت اور ہندو دھرم لازم و ملزوم ہیں؟ کیا بجز توسل وید بائبل کا پرچار نہیں ہو سکتا؟ کیا وید۔ پران اور اپنشد۔ بائبل کا نعم البدل ہو سکتے ہیں؟

ہمارا فیصلہ

تو یہی ہے کہ اگر متذکرہ بالا سنیاسی صاحب نے سنیاسی مشن کی درست نمائندگی کا حق ادا کیا ہے تو خفیہ سنیاسی مشن دانستہ یا نادانستہ مسیحیت کی تبلیغ و توسیع کی بنسبت مخالفت کر رہی ہے اور ہندو دھرم کی شدھی کی تحریک کی پوری پوری معاون و مددگار ہے

اب ہم

بابا بھارتی سے درخواست

کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا گفتگو پر مزید روشنی ڈالکر عوام الناس کو فائدہ پہنچائیں۔ اگر ایک ماہ تک جواب نہ ملا تو ہم باقی حالات کو بھی عوام پر کھول دینگے۔ یہ دو رنگی کیوں ہے اور مسجد کے زیر سایہ خرابات کے کیا معنی؟ ہم کرات و مرات بڑے زور سے دعوے کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک وقت میں یا تو ہندو ہوگا یا مسیحی۔ مگر بائبل اور مسیح کے بجائے ویدوں اور کرشن وغیرہ کو مان کر مسیحی کہلانا بالکل واہیات ہے ان دونوں میں کوئی نسبت نہیں۔ حلف عدنہ سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے

جدا مراک سے محبت جتائی جاتی ہے — خان

انجمن معلمین یو۔پی امریکن مشن مدارس گوجرانوالہ کا تیسرا سالانہ اجلاس

آج مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۶ء بروز سوموار بمقام پنڈوری بیاں انجمن معلمین یو۔پی امریکن مشن مدارس گوجرانوالہ کا تیسرا سالانہ اجلاس بصدارت جناب مرا گرڈی۔ آر گارڈن منیجر مشن مدارس بوقت ۱ بجے دوپہر ایک کھلے میدان درختوں کی گھنی ٹھنڈی چھاؤں میں فراہم ہوا۔ جناب انسپکٹر مشن مدارس مسٹر ایم کیلب صاحب و پادری ڈبلیو۔ ٹی ولیمس صاحب و پادری برکت مسیح پاسٹر شیخو اور جملہ مدرسین مشن مدارس و ڈسٹرکٹ بورڈ و طلباء مشن مدارس و ذیلداران و نمبرداران و ساہوکاران و ٹھیکیداری صاحبان اور گرد و نواح ... کے معزز صاحبان نے حصہ دار ان سے اجلاس کو رونق بخشی گئی۔

زیبائش کا یہ حال تھا کہ پھولوں کے گلدستوں سے میز کو سجایا گیا جو خاص طور سے تیار کروائے گئے تھے۔ جناب چیئرمین صاحب و جناب مسٹر ایم کیلب مشن انسپکٹر صاحب و پادری صاحبان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ گلیوں کی صفائی کرائی گئی اور ایک سڑک تا اجلاس رنگین جھنڈیوں سے آراستہ کر کے بنائی گئی۔ نیز ایک نہایت ہی خوبصورت قابل دید دروازہ جس پر پھول جھنڈیاں اور سنہرے حروف میں ویلکم ہوتا ہوا عجب بہار دکھا رہا تھا۔ تیار کیا گیا۔

ایک معمول سے گاؤں میں ایسے اجلاس کا فراہم ہونا باشندگان دہ کے لئے ایک نہایت ہی عجوبہ تھا۔ بچے تو ایسے موقعہ و نظارے کے لئے قدرتاً ہی خوش ہوتے ہیں۔ لیکن جدھر دیکھو زن و مرد پیر و جوان صاف اور رنگیلی پوشاک پہنے ہر طرف نظر آنے لگے تھے۔ گویا بساکھی اور عید کے میلوں کے ایام تھے۔ اپنے روزانہ زمیندارانہ کاموں کو اس موقعہ کے لئے بالا طاق رکھدیا۔ اس پر طرہ یہ کہ مختلف دیہاتی مشن مدارس کے طلباء نے جو اپنے ہی ہاتھ سے نقشہ کشی۔ تصویرات اور دیگر دستکاریاں اس تقریب کے لئے بطور نمائش کے تیار کر کے لائے تھے احاطہ جلسہ میں مزین تھیں۔

پروگرام جلسہ حسب ذیل ہے

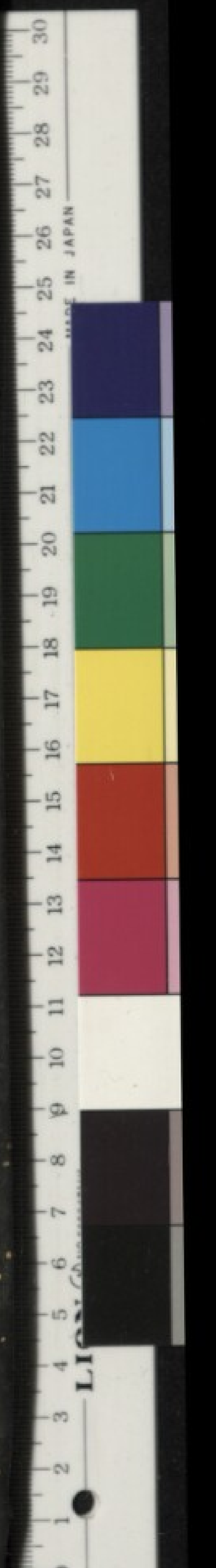
(۱) پادری ڈبلیو۔ ٹی۔ ولیمس صاحب نے دعا و عبادت سے اجلاس کھولا۔ حاضرین جلسہ نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا

(۲) سکرٹری انجمن معلمین مدارس نے دوسرے سالانہ اجلاس منعقدہ ڈھر دیوال کرن بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء کی رپورٹ پڑھی۔

(۳) جناب انسپکٹر صاحب مسٹر ایم کیلب نے مقصد اجلاس کا بیان کر کے سالانہ مشن مدارس کی رپورٹ سامعین جلسہ کے سامنے پیش کی جو کہ نہایت دلچسپ اور قابل تعریف تھی جس پر خوشی سے چیئرز دی گئیں۔

(۴) ریسٹیٹیشن۔ کرنیل سنگھ جماعت چہارم مدرسہ اگر دکھیرہ نے خود ساختہ نظم گورنمنٹ عالیہ کی شان میں پڑھی۔ عالم خاں و سورن سنگھ جماعت چہارم مدرسہ دلیپٹی نے نہایت ہی خوش الحانی سے ایک نظم گا کر حاضرین جلسہ کو خوش کیا۔ سید صفدر علی شاہ مدرس ظفروال ہمراہ اپنے طلباء کے ایک غزل جو بر موقعہ محل کے موزوں تھی ایسی سریلی راگ سے گائی کہ چند معزز نے خواہش کی کہ پھر دوبارہ گائی جاوے۔ بعد میں ہر دو نعمتو سلطنت نظم جناب آر گارڈن صاحب کی توصیف میں

(۵) ایڈریس صاحب ممدوح کی شان میں اور جناب مسٹر ایم۔ کیلب مشن انسپکٹر مدارس کے حسن سلوک کے اظہار میں بنام اہالیان و دیگر معزز صاحبان و حکام و مدرسین اور خصوصاً طلباء سے جو محبت و پریم اور حلیمی اور پدرانہ سلوک سے پیش آتے ہیں کھلے لفظوں میں سامعین کے سامنے پیش کی اسکا ہر ایک پیراگراف بلا چیئرز کے ... نہ تھا۔ چوہدری ولایت خاں مدرس اگر دکھیرہ جو ۳ سال سے مشن مدارس میں نمایاں فرائض





معائنہ کے نیچے کام کر چکے ہیں بڑے زور سے تائید کی منشی غلام محمد مدرس غازی کوٹ و چوہدری ولایت خاں صاحب و سید صفدر علی شاہ نے نہایت ہی دلچسپی سے مشن مدارس کی روز افزوں تعلیمی اور تعداد طلبا کی ترقی کے وسائل جو رائج ہیں بیان کئے۔

اس کے بعد مسٹر ظفر احمد صاحب نے جو آجکل علم مناظرہ کے تعلق سکنہ پنڈوری بیباں کے مدرسین تعلیمی کورس ختم کر چکے ہیں نہایت ہی پُر اثر تقریر علم کے فوائد پر کی نیز مسٹر ایم گیلب کے حُسن سلوک کو عملی جامہ پہنا کر سامعین کے سامنے پیش کیا۔

(۶) **مضامین**۔ اس کے بعد منشی محمد دین صاحب مدرس دھاریوال کرن نے والدین کے فرائض بچوں کی نسبت و مسٹر برکت ہیرا لعل مدرس دھاریوال کھچیاں نے "مدرس کی ہستی" پر و سید حامد علی شاہ مدرس شیخو نے تعلیم النسواں پر پُر اثر مضامین پڑھ کر سنائے

(۷) **انعامات**۔ اس کے بعد جناب مینجر صاحب موصوف نے اپنے دست مبارک سے ۳۰ طلبا میں مختلف مندرجہ ذیل اوصاف کے لئے انعام تقسیم کئے۔

(۱) وے طلبا جو سینئر مشن مدارس کے سالانہ امتحان میں کامیاب ہوئے۔

(۲) جنکی نمایش میں دستکاری اچھی تھیں

(۳) جنہوں نے مقررہ دینی کورس کو نہایت دلچسپی سے ختم کر کے نوک زبان بلا رک ٹوک سنایا۔

(۴) وہ انعامات جو پبلک کی طرف سے کہ جو ہر لحاظ کا ہر پہلو سے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہو انہیں تقسیم کئے جاویں۔ علاوہ اس کے لڈو کا غریب بھی ہوئی۔ تقسیم انعامات کے بعد جناب مینجر مشن مدارس نے مشن مدارس کے جاری کرنے کے اغراض اور روپیہ خرچ کرنے کا مقصد بیان کیا۔ اور نہایت ہی اعلٰے تقریر بابت نجات سامعین کے سامنے کی۔ بیان کیا نجات صرف یسوع مسیح کے کفارہ سے ہی ہے۔ نیز انجیل کی سنہری آیت پیش کی کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ پاسٹر برکت مسیح کی دعا سے اجلاس برخاست ہوا۔

(۹) ۱۸ اپریل کی شب و ۱۹ کی صبح کو مدرسین و طلباء مدارس کے لئے خوراک و رہایش کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ دونوں وقت شام و صبح ایک گھر کے بڑے کھلے صحن میں ایک ہی کنبہ کی طرح بیٹھ کر بلا امتیاز مذہب دو چٹائیوں پر بیٹھ کر کھانا کھایا گیا۔ اس وقت ہمارے جناب مہربان انسپکٹر صاحب انتظام کو ملاحظہ فرماتے اور ہم جملہ مدرسین کو بخوشی کھاتے دیکھ کر کبھی کسی سے مخاطب کبھی کسی سے دل لگی کرتے ہوئے خوش ہوتے تھے۔ مہمانوں کی خدمت کے لئے مسلمان اور عیسائی خدمت گار مقرر کئے گئے۔ ہندو صاحبان کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا۔ منشی خیر محمد مدرس پنڈوری بیباں مہمان نواز نے نہایت ہی اعلٰے پیمانے پر مہمانوں کی خاطرداری کی اور بہت اچھی خوراک ہر دو وقت شام و صبح مہمانوں کو دیکر خوش کیا۔ اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری خیال کیا گیا ہے کہ اس خرچ مذکور کا ذمہ دار مشن فنڈ بالکل نہیں ہے نہ کسی خاص شخص کو تکلیف دی گئی ہے۔ یہ تمام اخراجات بابت خوراک وغیرہ مسٹر ایم گیلب مشن انسپکٹر مدارس نے کئے ہیں۔ تا اختتام جلسہ مہمانوں نے ہمراہ جناب انسپکٹر صاحب کھڑے ہو کر منشی خیر محمد و مسٹر ظفر احمد۔ چوہدری غلام رسول۔ مسٹر لبھو وغیرہ سکنہ پنڈوری بیباں کا مہمان نوازی کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مسٹر دینا ناتھ کپور مدرس راولپنڈی نے آئندہ انجمن معلمین کے چوتھے اجلاس کے لئے دعوت دی جو شکر گذاری کے ساتھ منظور کی گئی۔ دعا و حمد سے آج ۱۹ اپریل بوقت ۱۱ بجے اجلاس برخواست ہوا۔

سید صفدر علی شاہ مدرس ظفروال
سکرٹری انجمن

رنگون ۱۰ مئی۔ چار قیدی جن میں سے ایک سنتری بھی تھا جس کے خلاف سزا کا حکم ہو چکا تھا جمعہ کی رات کو مقرادی جیل سے فرار ہو گئے ہیں (ریاست)

لاہور کے بےقصور مقتولوں اور مجروحوں اور گرفتاروں کیلئے دعا

اے خدا تو ہمارا خالق اور ہمارا بادشاہ ہے۔ تو ہمارا باپ ہے۔ اور ہم تمام ہندوستان کے لوگ تیرے ہی فرزند ہیں۔ تو نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا اور ہمیں ایک دوسرے کا بھائی بنایا کہ ہم سب ملکر اپنی اپنی زندگی سے ایک دوسرے کے فائدے کے لئے تجھے جلال دیویں کہ ہم ایک دوسرے کو اپنی مانند پیار و محبت کر کے تیرا جلال ظاہر کریں۔

لیکن اے ہمارے خداوند تیرے ملک ہندوستان جنت نشان میں سکونت کرنے والوں نے ہاں ہم نے اور ہماری آبائی اقوام کے فرزندوں نے دنیا بھر کے نفاق اور دنیا بھر کی عداوت و دشمنی کو اپنی زندگیوں میں اور اپنے دلوں میں جگہ دے کر سالہا سال سے تیری محبت کا اور آپس کی محبت کا خون کیا ہے۔ ہم سب تیری نظر میں گناہگار ہو کر مستوجب عذاب ٹھہر چکے ہیں۔ یہ ہمارے ہی گناہوں کا نتیجہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو تباہ اور برباد کر رہے ہیں۔ ہم نے خود تیرے مسکین بندوں کا۔ ہاں امن پسند خدا ترسوں کا جینا محال کر دیا ہے۔ سالہا سال سے بے گناہوں کے خون سے ملک کی مٹی سرخ ہو گئی ہے۔ قلیل و مسکین اور امن پسند لوگوں کا خون بیدریغ بہایا جا رہا ہے۔ مردوں کی یادگاریاں زندوں کے مال و جان کو تباہ کر کے کی جا رہی ہیں۔ بے جان پتھر کی مورتوں کے جلوسوں میں تیرے بندوں کا مال و جان تباہ کیا جاتا ہے۔ زبردست لوگ اپنے ہی کمزور بھائیوں پر تباہی اور ہلاکت لاتے رہتے ہیں حکومت بھی ان مظالم کا سد باب کرنے سے عاجز ہوتی جاتی ہے۔ اے ہمارے خدا کب تک یہ ظلم و ستم ہوتا رہیگا کب تک ہمارے ہموطنوں کی اندھی آنکھوں میں قوت بینائی پیدا نہ ہو گی۔ کب تک ہم

حق اور صداقت شناسی سے محروم رہینگے؟

ہندوستان میں دنیا بھر کی جہالت نے۔ دنیا بھر کی بھوک اور ننگائی نے۔ دنیا بھر کی بیماریوں نے۔ دنیا بھر کے نفاق اور بیدردی نے۔ دنیا بھر کی خود غرضی نے۔ دنیا بھر کی باطل پرستی نے آ کے ہی دائمی قیام کی صورتیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اس پر باہمی قتل وغارتگری کا اضافہ ہے۔ ابھی لاہور میں اس کی تازہ نمایش ہوئی ہے۔ اے خدا بے گناہوں کے خون کی تو آپ بازپرس کر۔ بے گناہ مجروحوں کو تو آپ صحت وشفا دے۔ بے گناہ گرفتاروں کی رہائی کا تو آپ حکم فرما۔ ان کے پسماندگان کو تو آپ تسلی اور صبر جمیل عطا فرما۔ ان کے نقصان کی تو آپ تلافی کر۔ لیکن جو لوگ اپنے ظلم وجبر کی وجہ سے مقتول ومجروح وگرفتار ہوئے ہیں اُن کا معاملہ ہم تیرے اور حکومت کے ہاتھ میں چھوڑتے ہیں۔

اے خدا اپنے جلال کے لئے تو اپنے ہندو مسلمان اور سکھ بندوں کی آنکھیں کھول دے۔ ان میں حقیقی اسلام کی سلامتی کو۔ مسیحیت کی محبت کو بڑھا دے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کر سکیں۔ ایک دوسرے کے لئے سلامتی کا باعث ہو سکیں۔ اگر وہ حقیقی اسلام کی سلامتی اور مسیحیت کی محبت سے ایک دوسرے کو پیار نہیں کر سکتے تو تو اُنہیں پست کر اور موجودہ حکومت کے اختیار واقتدار کو بڑھا کہ اس کے وسیلے سے وہ تیرے تابع ہونا سیکھیں۔ یہ سب کچھ خداوند یسوع مسیح کے طفیل سے بخش دے۔ آمین۔

ایک ہمدرد مسیحی

کانپور ۸ مئی۔ ضلع بانکی پور میں آتش زدگی کی ایک خوفناک واردات ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک گاؤں میں اتفاقاً آگ لگ گئی۔ ہوا چل رہی تھی اس نے شعلہ زنی میں مدد دی۔ پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی لیکن کچھ امداد نہ مل سکی کوئی ۱۵۰ کے قریب مکانات اور ۶ آدمی زندہ جل گئے۔ ۲۰۰ مویشی بھی جل گئے۔ (پرتاپ)

حقیقی اسلام

ایک معمر انگریز مسٹرزی صاحب نے جو کئی سال تک پنجاب میں مسیحی دین کی اشاعت کے لئے نہایت شاندار خدمات سرانجام دینے کے بعد اب ایک عرصہ سے انگلستان میں تشریف فرما ہیں ایک رسالہ مرتب کیا ہے جسکی ایک ٹائپ شدہ کاپی ہمیں حال ہی میں ملی ہے۔ رسالہ ہنوز تا حال مطبوع نہیں ہوا۔ اس میں مصنف ممدوح نے از ابتدا تا انتہا اس امر کو واضح اور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسیحی ہی حقیقی مسلم ہو سکتے ہیں اور آنحضرت سے ایک طویل عرصہ پیشتر مسیحی اس نام سے مشہور ہو چکے تھے۔ ہم مصنف کی محنت کی داد دیتے ہیں۔ مگر بوجوہ چند اس پر زیادہ لکھنا قبل از وقت گردانتے ہیں۔ جن محمدیوں اور مسیحیوں کو اس راز کا علم نہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے تئیں "حقیقی مسلم" ظاہر کرتا ہے تو وہ مروجہ اسلام کا معتقد ہو جاتا ہے۔ مگر یہ حقائق سے لاعلمی اور عام غلط فہمی کا مظاہرہ ہے۔ وہ دن آتا ہے جب ہمارے خضری صاحب کی کتاب مطبوع ہو جائیگی۔ اس دن مسیحیوں اور محمدیوں دونوں کی آنکھیں کھل جائینگی۔ چونکہ ہمارا اس تصنیف اور اسکی اشاعت مستقلہ سے کوئی بھی براہ راست واسطہ نہیں لہذا ہم سے اس بارہ میں خط وکتابت کرنا فضول ہوگا۔ چند ایک مسیحیوں کو اس راز سے واقفیت ہے لہذا معلوم ہوا ہے کہ

ایک لطیفہ

ہمارے دوست مسٹر ایجاد ڈانیل محمد شفیع صاحب متعلم سینئری گوجرانوالہ چند محمدی دوستوں سے مذہبی گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ حقیقی اسلام مسیحیت اور حقیقی مسلم صرف مسیحی ہیں جو کہ خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں۔ ان محمدیوں کو اس نکتہ سے واقفیت نہ تھی بڑے خوش ہوئے اور کہا کہ اچھا ہمیں لکھ دو کہ "حقیقی مذہب اسلام پر میرا ایمان ہے"۔

خیر یہ تو ہوا ایک لطیفہ۔ مگر جب ہمارے محمدی دوست اس انگریز پادری صاحب کے دلائل کو مطالعہ فرمانے کا موقع پائینگے تو انہیں معلوم ہوگا کہ حقیقت مروجہ دین اسلام کا پابند ہرگز "حقیقی مسلم" نہیں ہو سکتا۔ جنہوں نے تحقیق الاسلام کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ صرف وہی شخص جو مسیح کو نجات دہندہ اور بائبل کو خدا کا اصل کلام مانتا ہے حقیقی مسلم ہے نہ کہ مروجہ دین اسلام کے معتقد محمدی صاحبان۔

ہم اخویم مسٹر محمد شفیع صاحب اور ان کے دیگر رفقائے کار سے درخواست کرتے ہیں کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے ایک مختصر رسالہ بنام "حقیقی اسلام" بقیمت ایک پیسہ منگوا کر محمدی بھائیوں میں تقسیم کریں۔ یہ رسالہ آج سے قریباً ۴۰ برس پیشتر لکھا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا کہ مسیحیت ہی حقیقی اسلام ہے نہ کہ مروجہ اسلام۔

خادم

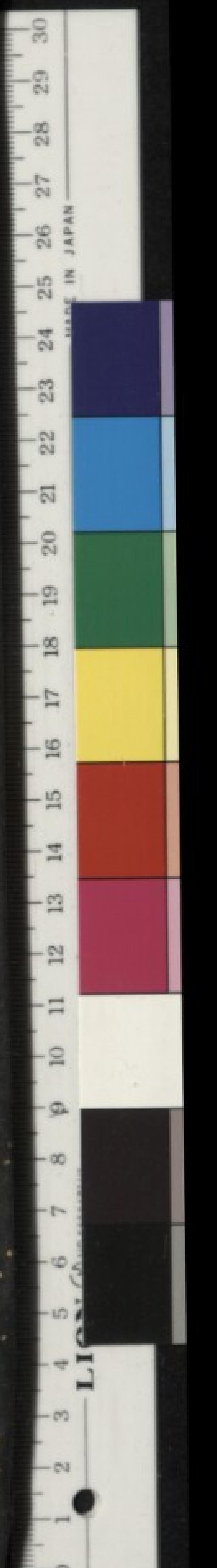
مہاتما سندر سنگھ بیمار ہیں

ہم نہایت افسوس کے ساتھ مندرجہ ذیل خبر کو شائع کرتے ہیں اور مسیحیوں سے پُر التماس کرتے ہیں کہ مہاتما سندر سنگھ صاحب کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ ڈاکٹر پیوپلس سباتھو سے ذیل کی چٹھی لکھتے ہیں جسے لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

سباتھو۔ ۷ مئی ۱۹۲۶ء

جناب پادری صاحب۔

سادھو سندر سنگھ تبت کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ اور اچانک سے راستے میں سخت بیمار ہو گئے جس وجہ سے اُن کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔ اُن کو خون کی اُلٹی اور خون کے دست ہوئے جس کی سبب سے وہ بہت کمزور ہو گئے اور واپس آنا پڑا۔ اُن کے تبتی دوست جو اُن کے ہمراہ جا رہے تھے ام ان کو رشی کیش تک واپس





پہنچا گئے۔ اب وہ میرے سامنے بستر پر پڑے ہیں اور بہت کمزور ہیں اور ان کو سخت رنج ہے کہ اس دورہ میں مایوسی اور رکاوٹ ہوئی۔ مہربانی سے اُن کے لئے دعا کریں۔ مہربانی سے نور افشاں اُن کے پاس روانہ کریں۔ اس لئے کہ وہ اکتوبر تک کا چندہ دے چکے ہیں۔

آپ کا مسیح میں۔ ڈاکٹر ہیوپلس

مسیح آدم کی مانند آدم ثانی ہوئے ہیں

ہم ذیل میں ڈاکٹر صادق علی صاحب کا ایک نوٹ نذر ناظرین کرتے ہیں آپ نے وعدہ کیا ہے کہ آپ اور کچھ بھی سپرد قلم کرکے ہمارے پاس روانہ فرمائیں گے۔ ایڈیٹر

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ ۳-۲-۵۔ آدم کی مثال اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال ہے۔ آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا۔ اس کے بعد عیسیٰ سے کہا تھا ہو جا تو وہ ہوگیا۔

مسلم مفسر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کی مثال آدم کی ہے۔ آدم کا بھی باپ نہیں تھا عیسیٰ کا بھی باپ نہیں تھا پھر اُسے کہا ہو جا وہ ہوگیا۔ یہ تفسیر صاف نہیں ہے اور نہ اس کے معنے صاف سمجھ میں آتے ہیں۔ اس آیت کے پہلے یا پیچھے کوئی آئتیں مسیح کی الوہیت یا تثلیث کے متعلق نہیں آئی۔ جن کے ساتھ اس آیت کی تفسیر جو اُنہوں نے کی ہے صحیح سمجھی جاتی۔ اور یہاں کن فیکون کے ذکر سے اس آیت کے معنے بالکل ہی تاریکی میں پڑ جاتے ہیں۔ مگر اسی آیت کی تفسیر دوسری طرح سے کی جائے تو وہ بالکل صاف اور صحیح معلوم ہوتی ہے۔

آدم کا مٹی سے پیدا کرنا قرآن شریف میں بہت جگہ مذکور ہے اور مسیح کا کن کے کلمہ سے پیدا کرنا بہت جگہ مذکور ہے۔ پھر ہم کو اس کے وہی معنے کرنے چاہئیں جو قرآن شریف کی دوسری آیتوں سے سمجھے جاتے ہیں۔ جیسے میں نے اوپر لکھے ہیں۔ اس کے سوا مقدس پولوس کا کلام بھی اسی تفسیر کی تائید کرتا ہے۔ خلاصہ اس کی تفسیر کا یہ ہے کہ بشریت میں عیسیٰ آدم کی مانند ہیں۔ صرف یہ تفاوت ہے آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا اور عیسیٰ کو کُن سے پیدا کیا گیا تھا۔

مقدس پولوس کے اقوال جو اس آیت کی بخوبی تفسیر کرتے ہیں۔

"تاہم آدم سے لیکر موسےٰ تک موت نے اُن پر بھی بادشاہی کی جنہوں نے اس آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مثل تھا گناہ نہ کیا تھا۔ رومیوں ۵: ۱۴۔ کیونکہ جب آدمی کے سبب سے مُردوں کی قیامت بھی آئی اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائینگے

۱ کرنت ۱۵: ۲۱-۲۲

چنانچہ لکھا بھی ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زندہ نفس بنا۔ پچھلا آدم زندگی بخشنے والا روح بنا لیکن روحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی تھا۔ اس کے بعد روحانی ہوا۔ پہلا آدمی زمین سے خاکی تھا۔ دوسرا آدمی آسمانی ہے۔ ویسے ہی اور آسمانی بھی ہیں۔ اور جس طرح ہم اس خاکی صورت پر ہوئے ہیں اسی طرح اُس آسمانی کی صورت پر بھی ہونگے۔ ۱ کرنت ۱۵: ۴۵-۴۹۔

مقدس پولوس کا کلام زیادہ مفصل ہے۔ قرآن کی آیت ذرہ مختصر ہے۔ مگر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے کہ پہلا آدم خاکی تھا اور دوسرا آدم آسمانی۔

صادق علی

ایک تردید

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حال ہی میں بعض اخبارات نے اس مفہوم کا ایک بیان شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ اور اُس کے بعض حامیوں نے گورنمنٹ کے حق میں پراپیگنڈا کا کام کرنے کے لئے محکمہ اطلاعات کے موجودہ ڈائرکٹر کے زیر صدارت ایک انجمن قائم کرنیکا فیصلہ کیا ہے اور انجمن تھوڑے ہی عرصہ میں ایک ماہوار رسالہ جاری کریگی۔ اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا بیان قطعاً بے بنیاد ہے۔

کلارک آباد میں این۔ ایم۔ ایس اور کرسچن کانفرنس پنجاب کے اجلاس

گذشتہ ہفتہ میں کلارک آباد میں این۔ ایم۔ ایس اور کرسچن کانفرنس کے اجلاس فراہم ہوئے سننے میں آیا ہے کہ این۔ ایم۔ ایس کے اجلاس میں کارروائی تسلی بخش ہوئی ہے۔ مسٹر بی۔ ایل رلیارام صاحب پریذیڈنٹ اور پادری دینا ناتھ صاحب سکرٹری اور مسٹر پی سی گھوش ٹریژرر مقرر ہوئے ہیں مسٹر ٹھاکر سنگھ صاحب ایم۔ اے نے اپنی خدمات این۔ ایم۔ ایس کے سپرد کی ہیں۔ مسٹر ڈی۔ بیلیٹی شاہ جیلانی صاحب قاصد کے مینجر اور مسٹر ایف نجم الدین صاحب پھر قاصد کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ ہم ان جملہ صاحبان کی خدمت میں مبارکبادی کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

کرسچن کانفرنس کی کارروائی کے متعلق ہم اس قدر گذارش کرسکتے ہیں کہ کارروائی تو کانفرنس کے اجلاس میں ضرور ہوئی ہے۔ مگر جب تک اس کی بابت خود کانفرنس کے کارکن کچھ نہ لکھیں تب تک ہم سنی سنائی خبروں کو شائع کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔

ہمعصر آمد اور مسیحی زمیندار نے اور امداد قرضہ کی بنکوں اور سوسائٹیوں کے متعلق کچھ تشویشناک خبر لایا تھا۔ اگر آمد کے بیان میں کچھ سچائی ہو تو واقعی افسوسناک بات ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ذمہ وار اصحاب اُن شکایات کو رفع کرنے کی کوشش فرمائینگے۔

لاہور کے افسوسناک فساد میں جہاں ہندو مسلمان اور سکھ مقتول و مجروح ہوئے وہاں ایک مسیحی بھی زخم کھا کر مشکل سے جانبر ہوسکا۔ آپ کا نام نامی اور اسم گرامی مسٹر طالب ہے ہم دل سے آپ کی صحت و شفا کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں۔ آپ کا موت کے چنگل سے بچ نکلنا معجزہ سے کم نہیں ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ حکام بالادست اور امن پسند رؤسا اور بااثر شہریوں کی کوشش اور نظم و نسق سے لاہور میں امن بحال ہوگیا ہے۔ دکانیں کھل

گئی ہیں کاروبار حسب معمول ہو رہے ہیں۔ شہر میں تاہنوز پولیس اور ملٹری کا انتظام ہے۔

اس کے ساتھ ہی گرفتاریوں اور مقدمات کا زور ہے۔ جو لوگ خون کرنے کے شبہ میں گرفتار نہیں ہوئے۔ اُن کو تھوڑے تھوڑے دنوں کی قید اور جرمانہ کی سزائیں مل رہی ہیں۔ اکثر دں کو ضمانت پر رہا کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ قتل اور اقدام قتل کے شبہ میں گرفتار ہیں اُن کے مقدمات کی سماعت بھی شروع ہے۔

نئی کتابیں

ہمارے پاس برائے ریویو ایک کتاب صراط مستقیم مصنفہ ڈاکٹر صادق علی صاحب ریٹائرڈ سرجن میجر کپورتھلہ پہنچی ہے۔ اور ایک اور رسالہ اتمام لطیف عرف گل بے خار مصنفہ مسٹر ڈکٹر اے نیوٹن خرد دہلوی سہارنپور مدرسہ علم الٰہی پہنچا ہے۔ ان ہر دو کتب پر آئندہ اشاعتوں میں کچھ گذارش کرینگے۔ ایڈیٹر

خبریں

کلکتہ ۵ مئی۔ مسٹر تسور ندر ناتھ سیٹھ ممبر کارپوریشن نے میونسپلٹی پر دس ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ اس بیان کے ساتھ کیا تھا کہ ۳ جنوری کو وہ کارپوریشن کے کمیٹی روم کے فرش پر پھسل کر گرے جس سے اُن کی داہنی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور چھ ہفتہ ہسپتال میں رہے۔ کارپوریشن نے اُسے تسلیم کیا کہ فرش کو موم اور تارپین کے تیل سے چکنا کیا گیا تھا۔ اور مدعی سے معذرت چاہی۔ مقدمہ واپس لیا گیا اور میونسپلٹی کو ۵۰۷ روپیہ خرچہ کے دینے پڑے۔ (ملاپ)

منٹگمری ۸ مئی۔ ایک شخص سندی کے خلاف اپنی بیوی کو گھونسوں سے مارنے کا مقدمہ چل رہا تھا اُسے تین سال قید کی سزا ملی۔ (ص)

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چونکہ لاہور میں اب امن و امان قائم ہے۔ لہٰذا گورنر پنجاب معہ عملہ آج شملہ کو روانہ ہو جائینگے۔ (ریاست)

مسیحی خطیب گجرانوالہ میں

ماہ حال کی ۱۸ سے ۲۰ تاریخ تک پادری ایس ایم پال صاحب اور پادری عبدالحق صاحب اور مولوی حشمت اللہ صاحب میہاں سنگھ قلعہ گجرانوالہ میں مسیحیت کی بشارت دینے کو تشریف لا رہے ہیں شائد مسلمانوں سے تبادلۂ خیالات بھی ہو۔ مسیح ابن اللہ پر مسیحی کفارہ کی عالمگیری پر مسیحیت کے عالمگیر ہونے پر خطبے سنائے جائینگے مسلم بھائی قرآن شریف کے کلام اللہ ہونے پر۔ وحدت محضہ پر۔ طریق نجات اسلام پر خطبے سنائینگے۔ ہر روز صبح کے ۸½ بجے سے ۱۱½ بجے تک اور شام کے ۳ بجے سے ۶ بجے تک لیکچر ہوا کرینگے شائقین سے التماس کی گئی ہے کہ وہ حاضر ہو کر ان خطبوں سے فائدہ اُٹھائیں۔ بلخص اشتہار پادری نواب الدین صاحب مرالیوالہ ضلع گجرانوالہ۔

نور افشاں۔ ہمارے خیال میں مسیحیوں و مسلموں کو اس وقت باہم اکٹھے ہو کر مناظرہ وغیرہ کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ وقت کو تبدیل کر دیا جاوے تو زیادہ مناسب ہوگا

اشتہار ۲

ایک عورت بنام مسماۃ جندو زوجہ فضل ساکن رینین آباد چک $\frac{۱۳۸}{ایل-۹}$ ضلع منٹگمری کی ہے جو کہ عرصہ ۱۱ ماہ سے اپنے خاوند کو چھوڑ کر کہیں بھاگ گئی ہے اُس کی تلاش ہرچند کی گئی ہے لیکن مطلقاً کوئی پتہ نہیں ملا۔ اگر کسی صاحب کو اس کی موجودہ رہائش کا علم ہووے تو اُس کی خبر مہربانی کر کے اشتہار دہندہ کو دے دیں۔ اطلاع دینے والے اصحاب کو پانچ روپے انعام دیا جاویگا۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ گندم نما۔ قد درمیانہ۔ ہر دو گال پر ایک ایک تُولہ اور ٹھوڑی کے نیچے بھی ایک تُوتُوے کا نشان ہے اور عمر ۲۵ سالہ

خادم۔ قادر بخش پاسٹر

کھلیا رینین آباد چک $\frac{۱۳۸}{ایل-۹}$ ضلع منٹگمری

رومن اُردو کتابیں

(آرڈر کرتے وقت خیال رہے کہ یہ کتابیں اُردو زبان مگر رومن خط میں ہیں۔)

دینی سوالات مع جوابات آیات کلامی۔ ہر ایک سوال کے جواب کے ساتھ بائبل کا حوالہ دیا گیا ہے کل سوال ۸۴ ہیں۔ ۱ر

دینی سوال و جواب۔ امریکن مشن کی سوال و جواب کی کتاب جس میں مسیحی دین کی بنیادی باتوں کا بیان آسان عبارت میں کیا گیا ہے۔ صفحہ ۳۰۔ ۲ پائی

چیدہ آیتوں کا مجموعہ۔ منادی کرنے والوں کے لئے نہایت مفید مدد کا کام دینے والا رسالہ ہے صفحہ ۶۶۔ ۳ر

دوسری آمد۔ خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی کا بیان از ڈاکٹر جے۔ ایف اُلمن صاحب صفحہ ۲۰۰۔ ۳ر رعایتی ار

ڈاکٹر جدّسن صاحب اُنیادری جے سے وکس **کی سرگذشت** از صاحب صفحہ ۱۵۶ اشٹف ۱ر گیڑا ۲ر

دولت لازوال۔ مصنفہ مس ایل ارسٹن صاحبہ احمد مرزا صاحب کے مسیحی ہونے کی مفصل داستان صفحہ ۱۲۴۔ ۸ر

چند نصیحتیں۔ بچوں کے لئے پادری ٹاڈ صاحب کے پانچ درسوں کا ترجمہ صفحہ ۲۴۔ ۳ پائی۔

بائبل کی راہ نجات۔ نجات کا بیان سوال و جواب کے طور پر صفحہ ۲۴۔ ۳ پائی۔

بیداری کی گیتیں۔ ریوائول اور عام منادی کے لئے یہ گیت خاص طور پر مرتب کئے گئے ہیں۔ صفحہ ۳۲۔ ار

چوپانی زبور۔ تیئسویں زبور کا بیان از پادری ایف۔ بی۔ میئر صاحب۔ ۱ر

سفارشی اور خاص اوقات کی دعائیں۔ ایک مسیحی کے لئے انفرادی۔ خاندانی یا جماعتی عبادتوں ہسپتالوں وغیرہ تمام موقعوں کے لئے مختصر دعائیں مکمل کتاب ہے صفحہ ۳۲۔ ۲ر

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور



کے پھل پائے جاتے ہیں۔ یعنے شرم ڈر۔ جھوٹ و دشمنی وغیرہ۔ آدم و حوا کے گناہ کی سزا موت تھی اور یہی موت تمام بنی آدم میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ آدم میں شامل ہو کے سب مرتے ہیں ۱ قرنتی ۱۵: ۲۲ اور جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیلی۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا رومی ۵: ۱۲۔

اب ہم مسیحی مذہب کے مخالفوں و معترضوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ میں یہی سب پھل پائے جاتے ہیں کہ نہیں؟ اگر پائے جاتے ہیں تو آپ اور ہم سب گناہ میں ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں۔

حضرت آدم و حوا نے خدا کا گناہ کیا اور یہ گناہ اُسکی اولاد میں بمثل تخم پشت در پشت تا ہنوز چلا آیا اور چلا جائیگا۔ جیسے کہ کڑوے بیج سے کڑوے ہی درخت پیدا ہوتے ہیں۔ گندے سوتے سے گندی ہی نالیاں جاری ہوتی ہیں عبرانی ۷: ۹--۱۰ آئینوں میں لکھا ہے کہ لاوی کا فرقہ اپنے باپ ابراہیم کی پشت میں تھا جب اس نے ملک صدق کو دہ یکی دی۔ اسی طرح سارے بنی آدم اپنے بڑے باپ کی پشت میں تھے جب وہ آزمایا گیا اور اُس نے گناہ کیا۔ پس اس کے گناہ کرنے سے سب بنی آدم نے گناہ کیا اور اس کی سزا موت میں شریک ہوئے۔ پیدائش ۵: ۳ میں لکھا ہے کہ آدم کو اُس کی صورت پر اور اس کی مانند ایک بیٹا پیدا ہوا اور وہ سیت تھا۔ اس موروثی گناہ کا ذکر بائبل میں بہت پایا جاتا ہے۔

غیر مسیحی بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں۔ کبیر بھگت یہی فرماتے ہیں کہ

ہم بھی پاپی تم بھی پاپی پاپ کا سنسکل پسارا
کہو کبیر سنو بھائی سادھو پاپ سے کون نیارا

پھر
لوبھی گرو لالچی چیلا
دونوں نرک میں ٹھیل ٹھیلا

پھر شاستروں میں بھی آیا ہے۔ کہ پاپو ہم پاپ کرم ہم پاپ آتما۔ مطلب اس کا یہ ہو کہ ہم پاپی ہیں ہمارے کام بھی پاپی ہیں۔ ہماری آتمائیں بھی پاپی ہیں پھر لکھا ہے کہ جنمنا جائتے شودر۔ آدی وغیرہ۔ یعنے ہم جنم سے ہی شودر ہیں۔ پس خدا کا کلام ہم کو بتلاتا ہے کہ کیا نبی۔ پیر پیغمبر۔ رسول۔ سب رشی۔ مہاتما سب گنہگار ہیں۔ تمام بادشاہ۔ راجے۔ سب امیر۔ فقیر گنہگار ہیں۔ دیکھو زبور ۵۱: ۴-۵ گنہگار گنہگار کو نہیں بچا سکتا۔ چور چور کا گواہ نہیں ہو سکتا۔ اندھا اندھے کو راہ نہیں بتا سکتا۔ کوڑھی کوڑھی کو پاک صاف نہیں کر سکتا۔ پس نتیجہ یہ کہ پہلے آدمی نے گناہ کیا اور اس کے وسیلے سے تمام بنی آدم گنہگار ہو گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں۔ دیکھو رومی ۳: ۱۲ زبور ۵۳: ۱-۴۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر گناہ سے کون کسی کو کس طرح بچائیگا۔ غیر مسیحی یوں جواب دیتے ہیں کہ ہمارے تمہارے نیک اعمال۔ خیرات۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ نماز بچا دینگے ہم کہتے ہیں کہ جب سب گنہگار ہیں تو نیک اعمال کون کر سکتا ہے اور ایسی بات کو کون قبول کر سکتا ہے۔ کیا گندے سوتے یا گندے نالے سے صاف و پاک پانی نکل سکتا ہے یا کڑوے بیج سے میٹھے پھل لگ سکتے ہیں۔ اس کا جواب ہرگز نہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

کرنی کرکے کیوں ڈرے کر کے کیوں پچھتائے
بوئے پیڑ ببول کے آنب کہاں سے کھائے

پھر بقول شخصیکہ

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

پس جیسی کرنی ویسی بھرنی ہوگی متی ۷: ۱۶--۲۰ تک بغور پڑھ لیجئے۔

دوم۔ آدمی کو خداوند یسوع مسیح راستباز جو تمام دُنیا کا نجات دہندہ ہی بچائیگا۔ یسوع نام عبرانی ہے جو عبرانی کے دو لفظوں کا مخفف ہے یعنے یاہ و ہوشیعہ۔ یاہ یعنے خدا ہوشیعہ یعنے نجات دہندہ یا بچانیوالا۔ دونوں لفظ ملکر یاہوشیع سے یسوع بنا اور مسیح کا مطلب مسح کیا گیا یعنے یسوع مسیح کا مطلب ہوا کہ خدا نجات دہندہ یا خدا گناہوں سے بچانیوالا مقرر کیا گیا۔ جیسے ۱ تمطاؤس ۲: ۳-۵ تک لکھا ہے کہ ہمارے نجات دینے والے خدا کے آگے یہی خوب اور پسندیدہ ہے کہ سارے آدمی نجات پاویں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی بھی درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے۔ وہ باپ کے پاس ہمارا شفیع ہے اور وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی ۱ یوحنا ۲: ۱ و ۲ اس لئے وہ اُنہیں جو اس کے وسیلے خدا کے حضور جاتے ہیں آخر تک بچا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اُن کی سفارش کے لئے ہمیشہ جیتا ہے۔ کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لائق تھا جو پاک اور بے بد اور بے عیب اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہے عبرانی ۷: ۲۵-۲۷ آیات تک۔

جیسے عدالتوں میں کوئی ضامن کسی مجرم کو اپنا ضمانت نامہ لکھا کے اور مجرم کی سزا اُٹھا کے چھوڑا سکتا ہے ویسے ہی راستباز یا بالکل بے گناہ ضامن گنہگار کی ضمانت دیکر خدا کی عدالت میں پیش کرکے اُسکو چھوڑا سکتا و بچا سکتا ہے پھر ایسا راستباز و بالکل بے گناہ دنیا بھر میں کوئی انسان نہیں بلکہ فرشتے بھی نہیں پر ایسا ضامن یسوع مسیح راستباز و بالکل بے گناہ ہے۔ اس کا بیان بائبل میں یوں آیا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

پیدائش ۳: ۱۴--۲۰ تک جب آدم و حوا نے گناہ کیا اور شیطان کی بات مان لی تو خدا نے آدم و حوا و شیطان تینوں کو سزا کا فتویٰ سنایا۔ اگر خدا چاہتا تو ان تینوں کو بالکل ہلاک کر دیتا۔ مگر چونکہ وہ رحیم و کریم ثابت ہوا۔ اور اگر انکو خدا بالکل ہی معاف کر دیتا تو عادل و منصف ثابت نہ ہوتا۔ لہٰذا اُس نے اُسی وقت گناہوں کی معافی و نجات حاصل کرنیکا ایک عجیب و غریب وسیلہ بتلایا کہ عورت کی نسل سانپ یعنے شیطان کے سر کو کچلیگی یعنے گناہ کا خاتمہ کریگی پھر آدم و حوا کو باغ عدن سے باہر نکال دیا اور اُسکا وعدہ ہے کہ وہ نجات دہندہ عورت کی نسل ہوگا چنانچہ یسعیاہ نبی کی

کتاب ۷: ۱۴ میں یوں بطور پیشینگوئی مرقوم ہے۔ کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوایل رکھیگی۔ عمانوایل لفظ بھی عبرانی زبان کا ہے جس کے معنے خدا ہمارے ساتھ کے ہیں اور اسکی بابت یسعیاہ ۹: ۵ و ۶ و ۷ آیات میں یوں لکھا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہؤا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب۔ مشیر۔ خدای قادر۔ ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ اُسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت پر اور اس کی مملکت پر آج سے لے کے ابد تک بندوبست کریگا اور عدالت و صداقت سے اُسے قیام بخشیگا رب الافواج کی غیوری یہ کریگی۔ پھر میکا نبی کی کتاب ۵: ۲۔ اور زکریاہ ۲: ۱۰۔ ۱۱ میں اس کی بابت پیشینگوئیاں کی گئیں اور لوقا ۱: ۲۶-۳۶ تک وہ ویسا ہی پیدا ہؤا اور اُس کا نام یسوع مسیح رکھا گیا۔

حاصل کلام گنہگاروں کی معافی اور نجات کا طریقہ یہی ہے جو خود خدا نے مقرر کیا جو اسکو نہیں مانتا وہ گناہ و ہلاکت کا طریقہ اختیار کرتا ہے اور شیطان کی مرضی کو آدم و حوا کی طرح پورا کرتا اس کے لئے بہشت کا دروازہ بند اور دوزخ کا دروازہ کھلا ہے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

سب مشنری سوسائٹیوں اور مشنریوں کا یہی کام ہے کہ اس کام کے لئے بڑی تن من دھن سے کوشش کریں کہ تمام غیر مسیحی دنیا اس نجات دہندہ سے واقف ہوجائے اور سب پادریوں و مناودں بلکہ ہر ایک مسیحی کا یہی کام ہے کہ وہ اسی طریقۂ نجات کو لوگوں پر ظاہر کرے کہ آخری روزِ عدالت پر اسی طریقۂ نجات پر فیصلہ ہوگا۔

(پادری) جسونت سنگھ اندولی۔

راولپنڈی لوکو ورکشاپ ٹوٹنے سے ایک ہزار آدمی بیکار ہوگئے۔ (عام)

فساد کی آگ لاہور میں بھی بھڑک اُٹھی ا

مسیحی کاشتکاران پنجاب کو خوشخبری

امسال فصل گندم تھوڑی و ناقص ہے۔ سو جلد گھبرا جائینگے۔ کاشتکاران کو مئی جون جولائی میں کام کم ہوگا۔ جن کے پاس دو آدمی و ۳ جوڑی بیل ہوں۔ ایک جوڑی اپنے کام کے لئے رکھ لیں دوسری مئی جون جولائی کے لئے مرالیوالہ متصل گوجرانوالہ میں کاشت منجی کے لئے ہمارے پاس بھیجیں تو ۳ ماہ میں فی ہل کیلے منجی کاشت ہوگی۔ یہاں پر پیداوار فی کیلہ ۸۰ من تک ہے قیمت فی من ۵ روپیہ اور حصہ مزارعہ ½ پس پیداوار فی ہل کیلے ۲۰ حصہ ¾ مانی ۱۰۰ روپے۔ روپے ہو سکتی ہے۔

المشتہر ۳۵ ۲۶۶۲

جے۔ ڈانیل

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

سکول ہذا کا اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ شمالی ہندوستان کے تعلیم یافتہ جماعتوں کے لڑکوں کو بورڈنگ ہاؤس میں ایک اعلیٰ تعلیم دی جاوے۔

وارڈن۔ پرنسپل۔ سکول فادر۔ منشی نہال چند اور ہاؤس فادر ڈاکٹر عنایت مسیح ہیں۔ تمام دن طلبا کی نگہبانی اچھی طرح کی جاتی ہے اور اُن کو کافی آزادی ملتی ہے جس میں کہ وہ اپنے چال چلن کی بہتری کے لئے ترقی کر سکتے ہیں۔

گذشتہ سال انٹرنس کی جماعت میں ۱۱ طلبا بیٹھے جن میں ۹ کامیاب ہوئے اور ان میں سے کوئی بھی تیسرے درجہ میں نہ آیا۔

پڑھائی امسال ۲۹ اپریل سے شروع ہوگی۔ سکول ہذا میں کچھ وظائف بھی لڑکوں کے لئے مقرر ہیں۔ جو کہ سکول شروع ہونے پر حاصل ہو سکتے ہیں۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور مسیحی خواتین اُس کی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات ۸/ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بوجہ نئے انتظام چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جرکشا عہ سے ۱۱ تک۔ برد کو تول عہ سے صہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر۔ پرانا ہو یا نیا مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ۔

(۲) ہر قسم کی کمزوری کے دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو فی شیشی ۱۲/

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ۔ تیجہ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲/ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ ڈاکٹر ای۔ این اوجیلیہ
خورجہ۔ ضلع بلند شہر

پادری ایچ ڈی۔ داتا مل صاحب منیجر نور افشاں امریکن مشن روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا